سلسلہ مضامین معماریہ نمبر ا

# دلائل مرزا

بقلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری

## دلیل نمبر ۲

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی نے اپنی صداقت پر جو دلائل پیش کی ہیں، ان کے متعلق ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ سب کی سب تاویلات بلکہ تحریفات پر مبنی ہیں۔ جن میں بکثرت کذب بیانی اور مغالطہ دہی سے کام لیا گیا ہے۔ "مرقع قادیانی" کے گذشتہ نمبروں میں ان کی ایک دلیل متعلقہ کسوف خسوف کی پوری پوری قلعی کھولی گئی ہے۔ آج ان کی دوسری دلیل پیش نظر ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا صاحب قرآن مجید سے اپنی نبوت ثابت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"(قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے[ف۱]) اگر وہ (محمد صلعم) ہم پر افترا کرتا تو اس کی سزا موت تھی۔ کیونکہ وہ اس صورت میں اپنے جھوٹے دعوے سے افترا اور کفر کی طرف بلا کر ضلالت کی موت سے ہلاک کرنا چاہتا تو اس کا مرنا اس حادثہ سے بہتر ہے کہ تمام دنیا اس کی مفتریانہ تعلیم سے ہلاک ہو۔ اس لئے قدیم سے ہماری یہی سنت ہے کہ ہم اسی کو ہلاک کر دیتے ہیں جو کسی کیلئے ہلاکت کی راہیں پیش کرتا ہے (ص۲) جب اپنے اس مسیح موعود (یعنی جب ہم اپنے دعوئے مسیحیت) کو اس پیمانہ سے ناپتے ہیں تو براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعوٰے

ف۱ لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین۔ اگر محمد صلعم ہم پر بعض افترا باندھتے تو ہم اسے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کی رگ کاٹ دیتے ۱۲ منہ

منجانب اللہ ہونے کا × × قریباً تئیس برس سے ہے × × پھر اگر
اس مدت تک اس مسیح کا ہلاکت سے امن میں رہنا اس کے صادق
ہونے پر دلیل نہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا تیئیس برس تک موت سے بچنا آپ کے سچا ہونے
پر بھی دلیل نہیں × × یہ قرآنی استدلال بدیہی الظہور جبھی ٹھیر سکتا ہے
جبکہ یہ قاعدہ کلی مانا جائے کہ خدا مفتری کو × × کبھی مہلت نہیں دیتا
× × آجتک علماء امت سے کسی نے یہ اعتقاد ظاہر نہیں کیا کہ کوئی مفتری
علی اللہ × × تیئیس برس تک زندہ رہ سکتا ہے × × میرے دعوے
کی مدت تیئیس برس ۵۲ × × ہوچکی ہے" (ص۴ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ موسومہ
اشتہار انعامی پانچسو)

اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ
"شرح عقائد نسفی میں بھی × × عقیدے کے رنگ میں اس دلیل کو لکھا
ہے (ص۲) ہزارہا نامی علما اور اولیا ہمیشہ اسی دلیل کو کفار کے سامنے
پیش کرتے رہے" (ص۳ حوالہ مذکور)

منقولہ بالا تحریر مرزا میں جن الفاظ پر ہم نے خط لگایا ہے یہ قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب کی سینہ زوری ہے۔ ماسوا اسکے قطع وتین کے معنے موت کرنا بھی مغالطہ ہے۔ اہل عرب سخت تکالیف بدنیہ پر بھی قطع وتین کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ "ادحنی ادحنی قطعت وتینی"۔ مجھے چھوڑ مجھے چھوڑ تو نے تو مجھے بہت دکھ دیا۔

۵۲ اس سے پہلی سطور میں دعوے مسیحیت کو "قریباً تئیس برس" لکھا ہے مگر اس جگہ تیئیس۲۳ برس بنایا ہے۔ حالانکہ یہ بھی جھوٹ۔ آپ نے دعوے مسیحیت ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں بوقت تالیف فتح الاسلام و ازالہ اوہام کیا ہے۔ پس اس حساب سے تحریر ہذا کے وقت یعنی ۱۹۰۲ء تک قریباً بارہ سال ہوتے ہیں ۱۲ منہ

اس آیت کو قاعدہ کلی اور سنت مستمرہ قرار دیکر ہر ایک مدعی الہام کے متعلق لکھنا مرزا صاحب کا مغالطہ ہے۔ نہ تو قرآن شریف نے اس قاعدہ کو عام فرمایا ہے اور نہ ائمہ مفسرین و ہزارہا نامی علماء امت اور اولیا نے اس دلیل کو عام قاعدہ قرار دیا ہے۔ یہ مرزا صاحب کا صریح جھوٹ اور بدیہی فریب ہے۔ مرزائی دوست اگر "ہزارہا علماء و اولیاء" تو بڑی بات ہے صرف ایک ہی ہزار نہ سہی پانچو' نہ سہی صرف ایک سو نامی علما و اولیا کی عبارات اس معاملہ پر پیش کر دیں تو ہم انہیں منہ مانگا انعام دینے کو تیار ہیں۔ بصورت دیگر صرف کذب مرزا کا انہیں اقرار کرنا ہوگا۔

اسی طرح شرح عقائد نسفی کے حوالہ میں بھی مرزا صاحب نے اپنی قدیمی روش مغالطہ بازی سے کام لیا ہے۔ شرح عقائد میں ہرگز ہرگز اس دلیل کو قاعدہ کلیہ قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ مرزا صاحب کی مستدلہ آیت لو تقول علینا الخ تو ان کے زیر استدلال ہی نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے شرح عقائد کا حوالہ نہیں دیا کہ اس کے کس صفحہ پر یہ مرقوم ہے۔ مگر ہم مرزائی دروغگوئی کو ظاہر کرنے کیلئے ناظرین کرام کے سامنے شرح عقائد کی عبارت پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مصنف مغفور فرماتے ہیں۔

" قد یستدل ارباب البصائر علی نبوتہ بوجھین احدھما بالتواتر من احوالہ قبل النبوتہ وحال الدعوۃ وبعد تمامھا واخلاقہ العظیمۃ واحکامہ الحکمیۃ واقدامہ حیث تحجم الابطال ووثوقہ بعصمۃ اللہ تعالے فی جمیع الاحوال وثباتہ علی حالہ لدی الاھوال بحیث لم تجد اعدائہ مع شدۃ عداوتھم وحرصھم علی الطعن فیہ مطعنا ولا الی القدح فیہ سبیلا۔ فان العقل یجزم بامتناع اجتماع ھذہ الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللہ تعالیٰ ھذہ الکمالات فی حق من یعلم ان یفتری علیہ ثم یمھلہ ثلثا وعشرین سنۃ (ص۱۰۲ شرح عقائد نسفی مطبوعہ مطبع انوار محمدی)

(ترجمہ) اہل بصیرت نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر بدو وجہ استدلال

کرتے ہیں (۱) آنحضرتؐ کے متواتر حالات قبل از نبوت و اثنار نبوت و بعد نبوت کے یعنی آپ کی راست پسندی، راست روی، راسبت شعاری، راست گوئی، کمال رحمت، عفو، دیانت، امانت، تواضع، مہماں نوازی، خوش معاملگی (۲) حضورؐ کے اخلاق عظیمہ (۳) آنحضرتؐ کے احکام حکمیہ (۴) حضورؐ کا ایسے کاموں کی طرف اقدام کرنا جن کی طرف متوجہ ہونے سے بڑے بڑے دلیر جھجکتے ہیں۔ (۵) آنحضرتؐ کا ہر حال میں خدا پر بھروسہ کرنا (۶) حضورؐ کی ثابت قدمی۔ یہ تمام امور ایسے کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر موجود تھے کہ حضور کے مخالفین کو باوجود شدت عداوت اور حرص علے الطعن کے انگشت نمائی کیلئے راستہ نہ ملا۔ لہذا یہ امور آپ کی نبوت پر دلیل ہیں۔ کیونکہ امور مندرجہ بالا کسی غیر نبی میں بتمام وکمال موجود ہونے عند العقل محال ہیں اور ناممکن ہے کہ اللہ تعالے کسی مفتری میں ایسے کمال پیدا کرے۔ پھر اس کو آنحضرت کیطرح تیئیس سال مہلت دیوے۔"

اس تحریر میں کمالات محمدیہ کو جس کا حامل بجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ جیسا کہ مرزا جی کو بھی اقرار ہے کہ

" کل انسانوں کے کمالات بہیئت مجموعی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں۔ اس لئے آپ کل دنیا کے لئے مبعوث اور رحمۃ للعالمین کہلائے انک لعلی خلق عظیم میں بھی اس مجموعہ کمالات انسانی کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپ پر نبوت کاملہ کے کمالات ختم ہوئے۔" (تقریر مرزا مندرجہ ریویو ۱ جلد ۳ صفحہ ۱۱/۱۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بطور دلیل پیش کرکے غیر نبی کو ان کمالات کا محل و مصداق ہونا عند العقل محال لکھا ہے۔ جس کے صاف معنے ہیں کہ اگر کوئی مفتری کمالات محمدیہ ہمپایہ نہ ہو تو اس کو لمبی مہلت ملنا اس کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ پس مرزا صاحب کا شرح عقائد نسفی کی عبارت

سے استدلال کرکے اسے عام مدعیان الہام پر چسپاں کرنا ابلہ فریبی اور دھوکہ دہی ہے۔

شرح عقائد نسفی کے حوالہ میں مرزائی استدلال کی کمزوری ظاہر کرکے اب ہم آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا الخ کا صحیح مطلب آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص ذات مخاطب ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مقدس ہستی جو اپنے کمالات عالیہ کی وجہ سے تمام انبیاء پر فوقیت رکھتی ہے۔ ہاں وہ شخص جو اللہ تعالےٰ کا بہترین محبوب ہے جسے اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین رسول الی کافۃ الناس بنایا۔ وہ بھی اگر باوجود ان تمام افضال الٰہیہ کا کامل ہونے کے اپنے محسن اپنے منعم پر افترا پردازی کرے تو خدا فرماتا ہے ہم اس کی رگ کاٹ دیں۔

اس آیت میں ہرگز ہرگز کسی دوسرے شخص کے متعلق جو محمد صلعم کیطرح منعم علیہ نہ ہو بلکہ مفتری علی اللہ ہو قطع وتین کی سزا مقرر نہیں ہے۔ اس آیت کی نظیر وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے۔ وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک لتفتری علینا غیرہ۔ واذا لاتخذوک خلیلا۔ ولولا ان ثبتنک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا۔ اذا لاذقناک ضعف الحیٰوۃ وضعف الممات۔ ثم لا تجد لک علینا نصیرا۔ (بنی اسرائیل رکوع ۱۰) (یعنی کافر تجھے وحی الٰہی سے ہٹا کر اسکے خلاف تجھے افترا پردازی کیطرف مائل کرتے تھے اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو انکی طرف جھک جاتا۔ اندریں حالات ہم تجھے دنیا اور آخرت میں دُگنا عذاب کرتے جسپر تجھے کوئی مددگار بھی نہ ملتا)

اس آیت کا بھی وہی مطلب ہے کہ اگر تو باوجود سچا رسول صاحب وحی ہونیکے ہم پر افترا کرتا تو ہم تجھے دوگنا عذاب زندگی میں بھی اور بعد موت کے بھی چکھاتے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک مفتری کو دنیا اور آخرت میں دوگنا عذاب دیا جاتا ہے۔ آیت لو تقوّل علینا الخ کے صرف محمد صلعم صادق نبی کے حق میں ہونے اور دیگر مدعیان الہام مفتریان علی اللہ کے متعلق نہ ہونے پر اسکا فقرہ "بعض الاقاویل" یعنی اگر محمد صلعم ہم پر بعض باتیں افترا کرتا" ہی ایک زبردست شہادت ہے۔ کیونکہ کاذب نبی تو اخوان الشیاطین ہونیکے علاوہ عند اللہ محل نزول الہام ہوتے

ہی نہیں بلکہ راندۂ درگاہ ہوتے ہیں جن کے تمام الہامات افترا ہوتے ہیں "بعض" کا کیا مطلب ہے۔ (باقی دارد)

# گلدستۂ اخبار

**آل انڈیا کشمیر کمیٹی** کا ایک جلسہ ۱۱؍ ستمبر کو سیالکوٹ میں ہوا جس میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے بھی شرکت کی۔

**عام تقریر** کرنے سے پہلے ہی ان پر پتھروں کی بارش ہوئی جن سے آپ اور آپ کے ساتھی زخمی ہوئے۔ (اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهِمۡ حِجَارَۃً)

**قادیان** کے ناظر اعلےٰ فتح محمد سیال اور محمد امین پٹھان میں جنگ ہوئی۔ ایک دوسرے کو کافی زخم آئے۔ دو تین دن بعد محمد امین ہسپتال ہی میں مرگیا۔ معاملہ زیر تفتیش پولیس ہے۔

**قادیان** سے اعلان ہوا ہے کہ سیرتی جلسے ۸۔ نومبر کو کئے جائیں جو گذشتہ چند سالوں سے شروع ہوئے ہیں۔

**مغلپورہ کالج** پر پکٹنگ کے سلسلہ میں بہت سے رضا کار اور علماء کرام گرفتار کرلئے گئے تھے۔ مگر پرنسپل نے بہت الحاح وزاری سے معافی مانگی جس پر معاملہ رفع دفع ہوگیا اور تمام طلباء کالج میں داخل ہوگئے۔ چونکہ تصفیہ باقاعدہ ہوگیا ہے اس لئے گرفتار شدہ والنٹیر بھی رہا ہوگئے۔

**کشمیر میں** پھر فساد ہوگیا ہے۔

**۲۲/۲۳ ستمبر** کو تمام ہندوستان میں امپیریل بنک بند رہے۔

**اس دفعہ** ہندوستان کی مردم شماری کی مجموعی تعداد ۳۵ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸۶ ہزار ۸ سو ۷۶ ہوئی ہے۔ سابقہ سے دس فیصدی اضافہ ہوا ہے۔